

146190 - نوماہ تک نفاس کا خون جاری رہا، اور اس نے اس سارے عرصے میں نماز نہیں پڑھی

سوال

میری سیلی کو نوماہ تک نفاس کا خون آتا رہا، وہ اس دوران بھی بچار نماز پڑھ لیتی تھی، تواب وہ کیا کرے؟ اگر ہم یہ کہیں کہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت 60 دن ہے تو اس پر چھ ماہ کی نمازیں رہتی ہیں، تو ان نمازوں کی قضا کیسے کرے؟

پسندیدہ جواب

اول :

نفاس کی زیادہ سے زیادہ کتنی مدت ہے؟ اس بارے میں علمائے کرام کے مختلف اقوال اور راجح موقف پہلے گزرا چکا ہے، راجح موقف 40 دن کا ہے۔

دوم :

نفاس کی مدت پوری ہوجانے کے بعد بھی آنے والا خون اگر حیض کے ایام میں آ رہا ہے تو وہ حیض کا خون ہے، ایسے میں عورت نماز نہیں پڑھ سکتی اور نہ ہی روزے رکھے گی، خاوند بھی تعلقات قائم نہیں کر سکے گا، یہاں تک کہ اس کی ماہواری کے ایام ختم ہوجائیں۔

اور اگر نفاس کے بعد آنے والا خون حیض کے ایام سے ہٹ کر ہے تو پھر وہ مسحاصنہ کا خون ہے، ایسی خاتون نمازوں سے کا اہتمام کرے گی اور اس کا خاوند اس سے جماع بھی کر سکتا ہے، نیز ایسی خاتون ہر نماز کا وقت شروع ہونے پر و منور کرے گی اور پھر اس وضو سے جتنے بھی نوافل پڑھنا چاہے پڑھ سکتی ہے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (106464) کا جواب ملاحظہ کریں۔

سوم :

اگر کوئی مسحاصنہ خاتون لا علی کی بنا پر نمازیں چھوڑ دے تو کیا چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا اس پر لازم ہو گی یا نہیں؟ اس بارے میں علمائے کرام کے دو موقف ہیں:

پہلا موقف : اسے تمام نمازوں کی قضا دینی ہو گی۔

دوسرा موقف : اسے تمام نمازوں کی قضا نہیں دینی ہو گی، یہ موقف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ہے میں:

"اگر مسحاصنہ عورت کافی عرصے تک نمازنہ پڑھے، یہ سمجھتے ہوئے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں ہے، تو اس پر نماز کی قضا سے متعلق دو موقف ہیں: ایک یہ کہ: اس پر قضا نہیں ہے، یہ موقف امام مالک وغیرہ سے منقول ہے؛ کیونکہ ایک مسحاصنہ خاتون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر بتلا یا تھا کہ: (مجھے بہت زیادہ اور شدید نوعیت کا حیض آتا ہے، اس نے مجھے نمازاو روزے رکھنے سے روکا ہوا ہے) تو اس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مستقبل کے بارے میں رہنمائی دی تھی، ماضی کی نمازوں کی قضا کا حکم نہیں دیا تھا۔" ختم شد

"مجموع الفتاویٰ" (21/102)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"افضل یہی ہے کہ ابتدائی ایام میں چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضاۓ دے، اگر نہ بھی دے تو کوئی حرج نہیں ہے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مستحاصہ عورت کو نمازوں کی قضاۓ کا حکم نہیں دیا تھا جس نے آکر کہا تھا : کہ اسے انتہائی شدید ترین حیض آتا ہے، اور وہ ان دونوں میں نماز نہیں پڑھتی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا تھا کہ : چھیساٹ دن حیض کے گزار کرے، اور میں نے کہتے ہیں کہ بقیہ ایام میں نمازوں پڑھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مااضی کی چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضاۓ یعنی کا حکم نہیں دیا۔ اگر چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضاۓ دے دے تو یہ اچھا ہے؛ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ سائل کی جانب سے سوال نہ کرنے کی بنابر آتا ہو، تاہم اگر قضاۓ بھی دے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ " ختم شد
"مجموع فتاویٰ ابن عثیمین" (11/276)

اس لیے آپ کی سیلی کے لئے محتاج عمل یہی ہو گا کہ حسب استطاعت فوت شدہ نمازوں کی قضاۓ کے دوران چھوڑی ہوئی نمازوں کی روزانہ کی بنیاد پر قضاۓ دن شروع کر دے؛ کیونکہ آپ کی سیلی نے اپنے مسئلے کے متعلق دریافت نہیں کیا اور سستی کا مظاہرہ کیا ہے، اور اتنے لمبے عرصے تک اس نے نماز نہیں پڑھی، حالانکہ عام طور پر اتنا لبا عرصہ نماز نہیں چھوڑی جاتی، نیز یہ بھی ہے کہ وہ درمیان میں بھی بکھار نماز پڑھ بھی لمبی تھی، جس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اسے معلوم تھا کہ اسے نماز پڑھنی چاہیے۔

مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (31803) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم